اتنے فرقے! کون صحیح ہے؟

AVAILABLE AT

http://www.everythingisvisual.com/downloads/ifksh.html

WRITTEN & PUBLISHED BY

www.everythingisvisual.com/eiv

N o © C o p y r i g h t s!

NOTICE

Salam o Alaykum to all Muslims and Hi to Non Muslims.

We have written this article to clear the confusion which is arising in minds of Muslim brothers and sisters regarding division in Ummah. We have a request to Ummah to read this article carefully, all confusion will be cleared InshAllah.

May ALLAH Almighty forgive our sins and shower His gifts on us.. Ameen!

May ALLAH Almighty pass the sawab of this work to all the Muslims who are no more and all the Muslims who are living.. Ameen!

article@everythingisvisual.com
www.everythingisvisual.com/eiv

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ

اتنے فرقے! کون صحیح ہو؟

دور صحابہؓ وتابعینؒ۔

شاہ ولیا اللہؒ فرماتے ہیں:”صحابہؓ دو گروہ تھے۔ "مجتہد اور مقلد"۔ صحابہؓ کی تعداد ایک لاکھ سے زائد تھی۔ بقول ابن القیمؒ ان میں اصحاب فتوی 149 تھے۔ ان میں مفتی صحابہؓ کے بارے میں شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں:”ثم انهم تفرقوا فی البلاد وصار کل واحد مقتدی ناحیة من النواحی “(الانصاف ص 3)”کہ صحابہؓ متفرق شہروں میں پھیل گئے اور ہر علاقہ میں ایک کی تقلید ہوتی تھی"۔ مثلاً مکہ میں حضرت ابن عباسؓ کی، مدینہ میں حضرت زید بن ثابتؓ کی، کوفہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی، یمن میں حضرت معاذؓ کی اور بصرہ میں حضرت انسؓ کی تقلید ہوتی تھی۔ پھر ان کے بعد تابعینؒ کا دور آیا تو شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں:”فعند ذلك صار لكل عالم من التابعين مذهب على حياله فانتصب فی کل بلد امام “(الانصاف ص 6)”یعنی ہر تابعی عالم کا ایک مذہب قرار پایا اور ہر شہر میں ایک ایک امام ہوگیا"۔ صدرالائمہ مکی فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء خلیفہ ہشام بن عبدالملک کے ہاں تشریف لے گئے تو خلیفہ نے پوچھا کہ آپ شہروں کے علماء کو جانتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا ہاں! تو خلیفہ نے پوچھا کہ اہل مدینہ کے فقیہ کون ہیں؟ فرمایا نافع، مکہ میں عطاء، یمن میں طاؤس، یمامہ میں یحیی بن کثیر، شام میں مکحول، عراق میں میمون بن مہران، خراسان میں ضحاک بن مزاحم، بصرہ میں حسن بصری، کوفہ میں ابراہیم نخعیؒ۔(مناقب موفق ص 7) یہ واقع امام حاکم نے بھی مصرفت علوم حدیث میں لکھا ہے۔ امام غزالیؒ فرماتے ہیں:”تقلید پر سب صحابہؓ کا اجماع

ہے"۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس کا مفہوم کچھ اس طرح سے ہے کہ تین دور خیر کے دور ہے ایک خلفائے راشدینؓ کا دوسرا صحابہؓ کا اور تیسرا تابعینؒ کا۔

اہل سنت والجماعت

1432 ھ کا زمانہ چل رہا ہے۔ مسلمان کئ سو سالوں سے اہلسنت والجماعت میں تقسیم ہے۔ 650 ھ کے دور تک خانہ کعبہ میں فقہ حنفی کی حکومت تھی۔ اس دور میں اہل سنت والجماعت (حنفی،ملکی،شافعی اور حنبلی) میں سے کوئی بھی امام پانچوں نمازوں میں سے کوئی بھی نماز پڑھا دیتا تھا۔ لیکن اس کے بعد جب فقہ مالکی کی حکومت آئی تو انہوں نے صرف فقہ مالکی کے امام کو خانہ کعبہ کی امامت کی ذمہ داری سونپی۔ جب فقہ شافعی کا دور آیا تو فقہ شافعی کی امامت خانہ کعبہ میں ہوئی اور اب جب فقہ حنبلی کا دور ہے تو فقہ حنبلی کی امامت خانہ کعبہ میں ہورہی ہے۔ اہل سنت والجماعت (حنفی،مالکی،شافعی اور حنبلی) میں طلاق،موسیقی،تراویح،پردہ،داڑھی وغیرہ جیسے تمام مسائل میں اتفاق ہیں۔ اہلسنت والجماعت میں چار مسلک ہیں۔

حنفی (امام ابو حنیفہؒ کا مسلک)۔

مالکی (امام مالکؒ کا مسلک)۔

شافعی (امام شافعیؒ کا مسلک)۔

حنبلی (امام احمد بن حنبلؒ کا مسلک)۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کا مفہوم ہے کہ نبی ﷺ کی امت کا اجماع (اتفاق) کبھی کسی غلط چیز پر نہیں ہوسکتا۔

مسلک حنفی

مسلک حنفی افغانستان، پاکستان، ہندوستان، عراق، ترکی اور اکثر مغرب ممالک کے مسلمان اختیار کیے ہوئے ہیں۔ 60 فیصد مسلمان مسلک حنفی سے تعلق رکھتے ہیں۔

مسلک مالکی

فلسطین کے مسلمان مسلک مالکی سے تعلق رکھتے ہیں۔

مسلک شافعی

سری لنکا کے مسلمان مسلک شافعی سے تعلق رکھتے ہیں۔

مسلک حنبلی

سعودی عرب اور اکثر عرب ممالک کے مسلمان مسلک حنبلی سے تعلق رکھتے ہیں۔

آج تمام مسلمان اس بات پر متفق ہیں کہ اہل سنت والجماعت حق ہیں۔ ہم چاروں مسلک کے مسلمانوں کا آپس میں ہر مسئلے پر اتفاق ہیں اور چاروں مسلک کے مسلمان "سنی" کہلاتے ہیں۔

فقہ کی ضرورت کہا پیش آتی ہے۔ ایک مثال درج ذیل ہے۔

فقہ کی مثال

قرآن کریم میں حق تعالی کا ارشاد ہے

"وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ"

"اور جب قرآن کریم پڑھا جائے تو اس کی طرف کان لگائے رہو اور خاموش رہو تاکہ تم پر(حق تعالی) کی

رحمتیں نازل ہوں"

(سورۃ الاعراف آیت 204)

تمام صحابہؓ تابعینؒ تبع تابعینؒ ائمہ مجتہدینؒ سب کا اس پر اتفاق ہیں کہ اس آیت کا شان نزول فرضی نماز ہے۔

اور ایک حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے

"لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ"

"اس شخص کی نماز نہیں جس نے سورت فاتحہ نہیں پڑھی"

(صحیح بخاری و مسلم)

قرآن کریم کے حکم کے مطابق خاموش رہنے کا اور حدیث کے مطابق پڑھنے کا حکم ہے۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس میں تعارض ہے اور ایسے مسئلوں میں ائمہ مجتہدینؒ (حنفی،مالکی،شافعی،حنبلی) کے اجتہادات کو دیکھا جاتا ہے۔ ائمہ مجتہدینؒ (حنفی،مالکی،شافعی،حنبلی) کے اجتہادات درج ذیل ہیں۔

امام ابو حنیفہؒ کا اجتہاد (فقہ حنفی)۔

حضرت امام اعظمؒ امام کے پیچھے مطلقا سورت فاتحہ پڑھنے کے قائل نہ تھے نہ جہری (آواز والی نماز) میں نہ سری (بغیر آواز والی نماز)میں۔جو مسلمان مسلک حنفی سے تعلق رکھتے ہیں وہ سب امام ابو حنیفہؒ کے اجتہاد پر عمل کرتے ہیں۔

امام مالکؒ کا اجتہاد (فقہ مالکی)۔

امام مالکؒ بھی امام کے پیچھے جہری (آواز والی نماز) میں مقتدی کے لیے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے حق میں نہ تھے اور سری (بغیر آواز والی نماز) میں گو پڑھنے کی اجازت دیتے ہیں لیکن وجوب و فرضیت کے قائل نہیں۔ چنانچہ موطاامام مالکؒ میں مرقوم ہے:"(امام مالکؒ کے مشہور شاگرد) امام یحیٰؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام مالکؒ

سے سنا ہے کہ ہمارا مسلک یہ ہے آدمی (مقتدی) امام کے پیچھے سری (بغیر آواز والی نماز) میں پڑھے اور جہری (آواز والی نماز) میں نہ پڑھے"۔

امام شافعیؒ کا اجتہاد (فقہ شافعی)۔

امام شافعیؒ اپنی کتاب "کتاب الام" میں رقمطراز ہیں:"اورہم کہتے ہیں کہ ہر وہ نماز جو امام کے پیچھے پڑھی جائے اور امام ایسی قراۃ کرتا ہو جو سنی نہ جاتی ہو (آہستہ پڑھتا ہو) تو مقتدی اپنی نماز میں قراۃ کرے"۔

امام احمد بن حنبلؒ کا اجتہاد (فقہ حنبلی)۔

امام احمدبن حنبلؒ بھی جہری (آواز والی نماز) میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے قائل نہ تھے۔ بلکہ امام احمد بن حنبلؒ جہری (آواز والی نماز) میں امام کے پیچھے پڑھنے کو شاذ اور خلاف اجماع قرار دیتے تھے اور سری (بغیر آواز والی نماز) میں وجوب کے قائل نہیں۔سعودی عرب میں خانہ کعبہ کی امامت فقہ حنبلی کی علماء کے سپرد ہیں۔ اگر آپ کا کبھی اتفاق ہواہوتو "سعودی ٹیوی" میں جہری (آواز والی نماز فجر،مغرب اور عشاء) لائیو دکھائی جاتی ہیں اس میں امام کعبہؒ سورۃ فاتحہ کے بعد کچھ دیر خاموشی اختیار کرتے ہیں تاکہ مقتدی بھی سورۃفاتحہ پڑھ لے اس کے بعد امام کعبہؒ قراۃ کرتے ہیں۔

یہ ایک فقہی مسئلہ ہے جس میں تمام مسلمان اپنے اپنے مسلک کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ ایسے بہت سے مسائل ہیں جن میں ائمہ مجتہدینؒ (حنفی،مالکی،شافعی اور حنبلی) کے اجتہاد کو دیکھا جاتا ہیں اور اس کے مطابق عمل کیا جاتا ہیں۔

ہم مسلمان بہت خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالی نے ایک تو ہمیں نبی آخرالزماں ﷺ جو کہ وجہ کائنات ہے جیسا شفیق نبی ﷺ ہم کو دیا اور ہمیں بہترین امت کا خطاب بھی دیا اور ہمارے لیے ہر مسئلے کا حل بھی ہم کو ایسے

دیا جیسے ماں کے پیٹ میں ہم کو کلمہ دیا۔ کیا ہمیں اللہ تعالی کے احکامات پر عمل پیرانہیں ہونا چاہیے؟ کیا ہمیں اللہ تعالی کے احسانات کا شکر نہیں ادا کرنے چاہیے؟ کیا ہمیں اس دنیا کی تنگی سے خود کو نکال کر اس آخرت کی وسعت میں نہیں گم ہو جانا چاہیے جس کا دنیا میں ایک بار خلوص نیت سے "سبحان اللہ" کہنے کا ثواب یہ ہے کہ کہنے والے مسلمان کی جنت میں ایک درخت لگ جاتا ہے جس کا سایہ اتنا وسیع ہوتا ہے کہ عربی نسل کا گھوڑا سالوں سال بھی اس سائے تلے دوڑتا رہے مگر وہ سایہ ختم نہ ہو؟ کیا ہمیں اسی طرح اللہ تعالی کی نافرمانی کرتے رہنا چاہیے؟؟؟

اہل سنت والجماعت سے خارج

"موجودہ دور میں جو لوگ ائمہ اربعہ ؒ (حنفی،مالکی،شافعی اور حنبلی) میں سے کسی ایک امام کی تقلید نہیں کرتے وہ فاسق ہیں۔ اہل سنت والجماعت سے خارج ہیں اور حرمین شریفین کے فتووں کے مطابق ان پر تعزیز واجب ہے"۔(مجموعہ رسائل جلد اول ص 28)۔

مجھے امید ہے کہ اس تحریر سے ہماری کچھ نا کچھ رہنمائی ضرور ہوگی۔ میری آپ سب مسلمانوں سے درخواست ہے یہ وقت ہے سمجھنے کا! گیا وقت ہاتھ نہیں آتا! آج وقت ہے ایک ہونے کا! انشاءاللہ اللہ تعالی نے چاہا تو جنت میں ملاقات ہو گی۔

فی امان اللہ

END